تفسیر احمد

سُورَةُ البَيِّنَة

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «البینة» کا تفسیر و ترجمہ

تصنيف: امين الدين « سعيدي - سعيد افغانى»

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورة البينة

جزء (30)

یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوئی ہے، اسکی "8" آیتیں ہے

وجہ تسمیہ :

اس سورت کو بینہ اس لیے کہاگیا ہے کہ حق تعالی کے فرمان:" لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ مُنۡفَكِّيۡنَ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ ۙ‏" (البینۃ: ۱) سے اس کا آغاز ہواہے، واضح رہے کہ اس سورت نے، سورۃ الطلاق کے بعد شرف نزول پایاہے ، بینه کے معنی ہے "روشن دلیل" ۔

اس سورت کے تمام نام

اس سورت کے دیگر نام یہ ہیں: "قیامت، لم یکن، القیمة، بلد، الانفکاك و منفکین، البريّة، اورلم یکن الذین کفرو" (روح المعانی)

سورۃ البینۃ کا سورۃ القدر سے ربط ومناسبت

اس سورت کا سبب نزول سورہ قدر کے سبب نزول کی طرح ھے "اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝" اگر پوچھا جائے کہ: البینۃ کا سبب نزول کیاھے، جواب میں کهیں گے ،اس لیے که بهت کفر اختیار کرنے والے اور اهل کتاب ان واضح دلائل سےمتاثرهوتے هیں اور ایمان لاتے هیں۔

سورۃ البینه کے الفاظ ، آیات اور حروف کی تعداد

جیساکه هم نےذکر کیا کہ یه سورت مدینه میں نازل هوئی هے، البتہ بعض مفسرین کا یه کہنا هے که یه سوره مکه مکرمه میں نازل هوئی هے، جبکه اس سورت کے متن کا مفهوم یه ظاهر کرتاهے: که یه سوره مدینه میں نازل هوئی هوگی، اس لیے که اس میں اهل کتاب کا ذکر هے، اور خاص کر یه کہ مشرکین سے پهلے اهل کتاب کا ذکر ، حالانکہ اهل کتاب سے تنازعه اور ان کے بارے میں بحث مکه مکرمه کی تاریخ میں میں کہیں نهیں هے، یه تنازعہ مدینه منوره میں شروع هوا۔

جمع وترتیب کے لحاظ سے سوره "البیّنه" قرآن کریم میں اٹھانوےنمبر پر هے، جوکه سوره "قدر" کے بعد اور سوره "زلزال" سے پهلے نازل هوئی هے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

ترتیب نزول کے لحاظ سے یہ سورت "100" ویں سورت ھے جو سورہ "طلاق" کے بعد اور سورہ "حشر" سے پہلے نازل ھوئی ھے۔
سورہ "البیّنه" کا ایک (1) رکوع ، آٹھ (8) آیتیں، چورانوے (94) الفاظ اور تین سو ننانوے (399) حروف ھیں، لیکن "فرھنگ نامه علوم قرآن" کے مطابق اس سورہ کے الفاظ کی تعدا "74" اور اس کےحروف کی تعداد "392" یا "404" بھی بتایاگیاھے، (مرکز دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، (اس کی تفصیل تفسیر احمد سورہ طور میں دیکھیں)۔

سورة البینه کی فضیلت

سورة البینة کی فضیلت سے متعلق أبی بن کعب ؓ سے ایک حدیث مروی ھے که نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "إن الله أمرني أن أقرأ عليك: لم يكن الذين كفروا قال: وسماني لك؟ قال "نعم" قال فبكى " نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا: الله عزوجل نے مجھے حکم دیا ھے که میں تمھیں: "لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا" پڑھ کر سناؤں، أبی رضی الله عنه نے پوچھا: کیا الله تعالی نے میرا نام لیا ھے؟ آپ نے فرمایا: ھاں!(الله تعالی نے تمھارا نام لیاھے) اس پر أبی رضی الله عنه (خوشی سے) رونے لگے، (صحیح مسلم)۔

سورة البینة کا سبب نزول

سورہ بینه کا سبب نزول یا شان نزول کیا ھے؟ اس بارے میں کوئی خاص وجه نھیں بتائی گئی، لیکن مجموعی طور پر اس سورت میں اھل کتاب (یھود ونصاری) کی سرزنش پر بحث کی گئی ھے، اور یه جملے: "هُمۡ شَرُّ الۡبَرِيَّةِ" اور " هُمۡ خَيۡرُ الۡبَرِيَّةِ" کفر اختیار کرنے والے اور ایمان عمل وعمل صالح کرنے والوں کا انجام بتاتے ھیں، خاص طورپر لفظ (الّذین) اور "اولئک" اورضمیر"ھم" جوکہ سبب جمع کے صیغے ھیں ان سے صاف ظاھر ھوتاھے که اس کا مخاطب کوئی معین شخص نھیں، بلکه ایک بڑی تعداد ھے ۔

سورة البینه کے مشتملات

یه سورت رسول الله صلی الله علیه وسلم کی رسالت کی طرف اشارہ کرتی ھے جو سارے جھاں کے لیے رسول ھیں، اور واضح دلائل کے ساتھ اس رسالت کو بیان کیا گیا ھے:

1 - مادی وجوھات کی بنا پر بعض لوگوں کا پیغمبر سے اعراض؛ اسی طرح اس سورت میں جو عظیم نکته بیان ھواھے وہ یه ھے که تمام انبیاء کی دعوت انبیائے کرام کو ایک بنیاد فراھم کرتی ہے، اور ایک اصول تشکیل دیتی ھے، وہ بنیادی اور اصول ھے توحید: اسی طرح اس سورت میں اھل

(c) ketabton.com: The Digital Library

کتاب اور مشرکین کی اسلام کے خلاف مختلف مزاحمتوں اور خلاف ورزیوں کا ذکر ہواھے، اس سورت کے ایک اور حصے میں اهل کتاب اور مشرکین کے اسلام کے خلاف مختلف موقف بیان کیے گیے هیں، جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کیے وہ بهترین مخلوق هیں اور لوگ جو کفر، شرک اور گناہ کی راہ پر چلتے ہیں وہ بدترین مخلوق هیں۔

2 - ایمان کی دعوت، نماز ، روزہ ، اور "اهل کتاب " یہ اصطلاح قرآن عظیم میں اکیس مرتبه ذکر ہوئی هے، اور ان میں سے بهت سی آیات میں "اهل کتاب" کی اصطلاح مشرکین کے مقابلے استعمال هوئی هے، جو ان دونوں گروہوں کے تصورات کے درمیان تصادم کی علامت هے، قرآن کریم نے اپنے بهت سے احکام میں دونوں گروهوں کا الگ الگ تعارف کرایاهے، مثال کے طورپر سورہ توبه کی آیت "5" میں هم پڑھتےهیں:"فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ۝ فَإِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ۝ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝ " (سورہ توبه آیت:5)

"مشرکوں کو جهاں پاؤ قتل کرو اور انهیں پکڑو اور انهیں گهیرو اور ان کے لیے هرگهات کی جگه بیٹھو، اور اگر وہ توبہ کرلیں، نماز قائم کریں ، زکاۃ دیں تو پھر ان کا راسته چھوڑدو، بیشک الله بے حد بخشنے والا، نهایت رحم والاهے"۔

قرآن کریم خاص طور پر اهل کتاب کا حکم بیان کرتاهے، جب تک وہ هتهیا ر نه ڈال دیں اور جزیه دینے پر آمادہ نه هوں تو ان کا قتل جائز هے، اور اگروہ هتهیار ڈال دیں یا جزیه دے دیں تو بخش دیا جائے گا :"قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ۝۲۹" (سورہ توبه: 29) (لڑو ان لوگوں سے جو نه الله پر ایمان رکھتے هیں اور نه یوم آخرت پر اور نه ان چیزوں کو حرام سمجهتے هیں جو الله اوراس کے رسول نے حرام کی هیں، اور نه دین حق کو اختیار کرتے هیں، ان لوگوں میں سے جنهیں کتاب دی گئی هے، یهاں تک که وہ هاتھ سے جزیه دیں اور وہ ماتحت هوں) ۔

دنیا میں اسلام کے علاوہ دو آسمانی ادیان هیں، اور یقینی طور پر اور علماء اسلام کی اتفاق رائے سے ان کا شمار اهل کتاب میں هو گا، ان سے مراد: یهودی اور عیسائی هیں، قرآن کریم نے ا ن دونوں مذاهب کے اهل کتاب هونے کی طرف اشارہ کیا هے اورکهاهے: "اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا۝

(c) ketabton.com: The Digital Library

وَاِنۡ كُنَّا عَنۡ دِرَاسَتِهِمۡ لَغٰفِلِيۡنَ ۝١٥٦ " (سوره انعام : 156) (ایسانه هو که تم کهوکه کتاب توصرف ان دوگروهوں پر اتاری گئی جوهم سے پهلے تهے اور بیشک هم ان کے پڑهنے پڑهانے سے یقینًا بےخبر تهے".

اگرهم قرآنی آیات کو غور سے دیکهیں جو اهل کتاب کے بارے میں بیان کی گئی هیں تو همیں معلوم هوگا که قرآن عظیم نے اهل کتاب کو چار طبقوں میں تقسیم کیا هے:

1 - وه هے جنهوں نے اسلام کی حقیقت کوجان لیا، لیکن اس کو ماننے سے انکار کردیا، ان قسم کے اهل کتاب مکمل طور پرقرآن کی سرزنش کی زد میں آئے هیں، اس سے کوئی فرق نهیں پڑتا که : اس انکار کی وجه کیاهے، یه خود غرضانه خواهش هوسکتی هے جیسے طاقت ، دولت ، هو س یا نفسانی خواهش کے علاوه کچھ اور ، قرآن نے هرحالت میں اس کی مذمت کی هے.

2 - اهل کتاب میں سے وه لوگ هیں جنهیں اسلام کی حقیقت نهیں ملی، لیکن قرآن نےان کی مذمت کی هے، کیونکه ان لوگوں نے انسانی اخلاقیات کو پامال کیاهے،انهوں نے جان بوجھ کر توحید کو تقصان پهنچایاهے، اسلام سے دشمنی کی هے، پیغمبر اورمؤمنوں کو ستایاهے، اور یهاں تک که یه لوگ ان لوگوں میں سے تهے جن کے اعمال کی اسلام سے پهلے مذمت کی گئی تهی، کیونکه انهوں نے اپنی کتاب میں تحریف کی تهی اور اپنے پیغمبر وں کو قتل کیا تها .

3 - وه لوگ هیں جنهوں نے قرآن کی حقیقت کو پهچان لیا، اور دین اسلام کو قبول کرلیا، اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کوسچا نبی مانا، یه وه لوگ هیں جو هدایت کو پهنچ چکے هیں : (آیت 20 آل عمران) "فَإِنۡ اَسۡلَمُوۡا فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۝ " یا سوره آل عمران آیت "110 " میں فرماتاهے : "وَلَوۡ اٰمَنَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ۝ ".

4 - وه لوگ هیں جو باوقار اوربا اخلاق هیں، اگر چه وه اسلام کی حقیقت سے ناوا قف هیں، قرآن کوعزت اور احترام کی نگاه سے دیکهتے هیں، یه لوگ زندگی بهر انسانی قوانین کے پابند رهتے هیں، وه خدا پر یقین رکهتے ہیں اور ان کی زندگی خدا تعالی سے وابسته هے، اور وه لوگ قیامت اور فیصلے کے دن پر قائم هیں ، تمام وه معیارات جو قرآن سے حاصل کئے گئے هیں، ان سے آج کے زمانے کے اهل کتاب کے بارے میں بهی فیصله کرنا ممکن هے، اور یه جاننا بهی ممکن هے که کون قابل احترام هے اورکون قابل مذمت .

(c) ketabton.com: The Digital Library

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام ماضی کے ادیان کا ناسخ ھے، اوریہ ناسخیت مسلمانوں کے بنیادی عقائد میں سے ھے، اور واضح دلائل کے ساتھ ثابت ھے، اگر بعض آیات میں اھل کتاب کی تعریف کی گئی ھے اور ان پر احسان کیا گیاھے، تویہ اس بات کی علامت نہیں ھے کہ ان کا دین اسلام سے افضل ھے، بلکہ یہ فضل ان وجوھات اور صفات میں سے ھے جو اسلام کی صداقت اور ناسخیت سے متصادم نہیں ھے ۔

دین اسلام میں اھل کتاب کو مشرکوں سے بالکل مختلف نظرسے دیکھاجاتاہے، ان میں سے ہر ایک کے لیے الگ الگ الفاظ کا استعمال ھوتا ہے، تمام اھل کتاب کو کبھی مشرک کے برابر نہیں ٹھہرایا گیا، البته اھل کتاب میں سے صرف چندلوگ اپنے غلط اعمال اور عقائد کی وجه سے مشرکوں کے برابر قراردیے گیے ہیں ۔

قرآن کی بہت سی آیات جن میں یھودیوں، عیسائیوں اور صابیوں کے نام آئے ھیں، ان سے مراد وہ لوگ ھیں جو نبی صلی الله علیه وسلم کے زمانے میں تھے ؛ لھذا ان آیات کا حکم ھر دور میں تمام اھل کتاب کے لیے نہیں ھے، لیکن جو دلائل دیے گیے ھیں ان میں محتاط رھناچاھیے اور ان دلائل کی بیناد پر فیصلہ کرنا چاھیے کہ آج کے اھل کتاب کافرھیں یانہیں؟ اور قرآن کے مطابق ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ پیغمبر کے زمانے کے اکثر اھل کتاب جو پیغمبر کے ساتھ آمنے سامنے تھے وہ اس طرح تھے: دور حاضر کے اھل کتاب کے بارے میں قرآن کے عمومی نقطه نظر کو جانچنے کے لیے تمام قرآنی آیات اور ان میں مذکور شواھد پر توجه دینی چاھیے اور ان کی بنیاد پرفیصله کرنا چاھیے۔

بھت سے معاملات میں ، قرآن کریم مسلمانوں اور اھل کتاب کے درمیان باہم مشترکه معاملات پر زور دیتاھے: مثال کے طورپر فرماتاھے :"يَاَهۡلَ الۡكِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ " (سوره آل عمران:64) ، " وَقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا وَاُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمۡ وَاحِدٌ وَّنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ۝٤٦ " (سوره عنکبوت: 46) ، اور ان امور کو مد نظر رکھ کر دور حاضر کے اہل کتاب سے معاملات کرنے چاہیے ۔

اھل کتاب کے لیے ان عقائد کو دوبارہ پڑھنا مسلمانوں اور اھل کتاب کی آراء کے درمیان صحیح اور مربوط تعلق کی تشکیل کا ایک اھم ترین عنصر بن سکتاھے ، اور یہ مسلمانوں اور اھل کتاب کے درمیان ربط و تعلق پیدا کرسکتاہے ، اور ایک طرح سے یہ غیرمسلموں کے ساتھ فکری برابری کو پھیلاتاھے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورة البينة

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۱ ○ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا
صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۲ ○ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۳ ○ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۴ ○
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۰ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ
الْقَيِّمَةِ ۵ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۰ ○ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ
الْبَرِيَّةِ ۶ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ○ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۷ ○ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۰ ○ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۰ ○ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۸ ○

سورت کا ترجمه

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	شروع کرتاھوں الله کے نام سے جوبڑا مهربان نهایت رحم والاھے
لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۱ ○	وہ لوگ جنھوں نے اھل کتاب اور مشرکین میں سے کفرکیا، باز آنے والے نه تھے، یهاں تک که ان کے پاس کھلی دلیل آئے
رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۲ ○	الله کی طرف سے ایک رسول جو (ان پر) پاک صحیفے پڑھ کر سناتے ہیں
فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۳ ○	جن میں لکھے ھوئے مضبوط احکام ھیں
وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۴ ○	اور وہ لوگ جنھیں کتاب دی گئی، جدا جدا نهیں ھوئے مگر اس کے بعد که ان کے پاس کھلی دلیل آگئی
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۰ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۵ ○	اور انھیں اس کے سوا حکم نهیں دیاگیاکه وہ الله کی عبادت کریں، اس حال میں که اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے، ایک طرف ھونے والے ھوں اور نمازقائم کریں اور زکوۃ دیں اور یهی مضبوط دین ھے

(c) ketabton.com: The Digital Library

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ؕ اُولٰٓـئِكَ هُمۡ شَرُّ الۡبَرِيَّةِ ؕ‏ ○	اھل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفرکیا، وہ جھنم کی آگ میں ھوں گے، اس میں ھمیشه رھنے والے ھیں، یھی لوگ بدترین مخلوق ھیں
اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓـئِكَ هُمۡ خَيۡرُ الۡبَرِيَّةِ ؕ‏ ○	جولوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کیے، وہ یقینًا بھترین مخلوق ھیں
جَزَآؤُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِىَ رَبَّهٗ ○	ان کا بدله ان کے رب کے ھاں ھمیشه رھنے والے باغات ھیں جن کے نیچے نهریں بھتی ھیں، وہ ان میں ھمیشه رھنے والے ھیں ، الله ان سے راضی ھوگیا اور وہ اس سے راضی ھوگئے، یه اس شخص کے لیے ھے جو اپنے رب سے ڈرگیا

سورت کی تفسیر

اس سورت کے تحت ذیل کی مبارک آیات میں موضوعات: واضح دلیل اور مجازات کے مقابلے میں ذمہ داری، انذار (حق کا پیغام پهنچانا اور داعی کاپسندیده ھونا) کفر اختیارکرنے والوں کو دھمکی اور نیک لوگوں کو خوشخبری ھے .

لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ مُنۡفَكِّيۡنَ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ ۙ‏ ○	وہ لوگ جنھوں نے اھل کتاب اور مشرکین میں سے کفرکیا، باز آنے والے نه تھے، یھاں تک که ان کے پاس کھلی دلیل آئے

"مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ " یعنی :یھود ونصاری ، "الۡمُشۡرِكِيۡنَ " وہ تمام لوگ جو بت، آگ یا اس جیسی چیزوں کی عبادت کرتے تھے، اور ان کے پاس کتاب بھی نه تھی، "مُنۡفَكِّيۡنَ " اپنے رویے کو چھوڑ نے والے نه تھے، "حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ " یهاں تک که آئے ان کے پاس واضح دلیل اور وہ دلیل نبی کریم صلی الله علیه وسلم اور ان کی لائی ھوئی کتاب قرآن ھے، "الۡبَيِّنَة " ایک واضح دلیل کہ جس سے حق وباطل ایک دوسرے سے ظاھر ھوکر الگ ھوجائیں.

اس سورت مبارکه میں وضاحت اور صراحت کے ساتھ نھیں کھا که انھوں نے کچھ بھی نھیں چھوڑا جو وہ کررھے تھے، لیکن واضح ھے که اس سے مراد وہ کفر اور گمراھی ھے جس پروہ اس وقت تھے جب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان کے پاس قرآن لائے البته ان کی اس گمراھی اور شرک کو بیان کیاہے جس پرزمانه جاھلیت سے قائم تھے، پیغمبر ان لوگوں کے لیے قرآن

(c) ketabton.com: The Digital Library

لائے اور انھیں ایمان کی دعوت دی، ان میں سے کچھ ایمان لائے اور ھدایت یافته ھوگئے، پس الله تعالی نے ان کو گمراھی اور جھالت سے بچالیا، اگرچہ وه آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے آنے سے پهلے اپنے کفر سے باز نه آئےتھے، یه آیت مبارکه مشرکین اور اهل کتاب کے دو ایمان لانے والے گروه ہوں کے بارے میں بحث کرتی ہے۔

بعض مفسرین نے اس آیت کے تحت لکھاھے که اس آیت کی دوطرح سے تشریح کی جاسکتی ھے، ایک تفسیر کے مطابق یه آیت مبارکه اهل کتاب اور مشرکین کی بے وفائی اور بد دیانتی کے بارے میں ھے، اور دوسری تفسیر کے مطابق اس سے مراد ان پر اتمام حجت کی تکمیل ھے، کفار کا دعوی یه تھا که جب تک همارے سامنے کوئی واضح دلیل نه آئے هم اپنے راستے پر قائم رھیں گے، اور اپنے مذهبی عقائد سے دستبردار نهیں هوں گے، لیکن واضح ، صاف اور منطقی دلیل آنے کے بعد بھی وه اپنے راستے پر قائم رھے، اورچند ایک کے علاوه باقی ایمان نه لائے، اس مضمون کی یهی تفهیم سوره بقره کی آیت "89" میں بھی بیان کی گئی ھے که ظهور اسلام سے پهلے وه ایک نبی کے آنے کے منتظرتھے، اور اپنے لوگوں کو اس کی نوید سناتے تھے، لیکن جب "فلمّا جاءهم ما عرفوا کفروا" (مگر جب آئی ان کے پاس وه چیز جسے وه پهچانتے تھے) اسے انھوں نے نهیں مانا اور اس کی مخالفت میں اٹھ کھڑے هوئے۔

یه بات یاد رکھیں کہ : لوگوں سے توقع نه رکھیں که وه بغیرکسی واضح دلیل کے اپنے عقائد اور طریقے ترک کردیں گے، اسی طرح اس ضمن میں یه بھی کهناضروری ھے که: اتمام حجت اور ثبوت مکمل هونے پر کفار ومشرکین ایک دوسرے سے الگ نهیں هیں ، الله تعالی نے تمام لوگوں کی طرف چاھے کفار هوں یا مشرکین دلیل بھیج کر حجت مکمل کردی ھے۔

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝٢	الله کی طرف سے ایک رسول جو (ان پر) پاک صحیفے پڑھ کر سناتے ہیں

ایک پیغمبر الله کی طرف سے ان کی طرف بھیجاجائے اور (آجائے) پاک صحیفے (ان پر) پڑھ کر سنائے، جو شرک، جھوٹ، شیطان اور جن وانس کی مداخلت سے پاک هوں، "يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً " یعنی یه نبی کریم صلی الله علیه وسلم کی نشانی اور علامت ھے که وه پاک صحیفوں کی تلاوت کرتاھے، یعنی: جوکچھ قرآن کے صحیفوں میں ھے اپنے دل و دماغ کے حافظے سےنهیں ، بلکه کتاب سے پڑھتاھے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

قرطبیؒ نے کہاھے: یعنی وہ پتوں پر لکھے ہوئے مضمون پڑھتاہے، وہ اسے یاد سے پڑھتاہے نہ کہ دیکھ کر یا لکھے ہوئےسے، کیونکه نبی صلی الله علیه وسلم امّی تھے، پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے (تفسیر قرطبی : 29/ 142) ابن عباس رضی الله عنه نے فرمایا: "مُّطَهَّرَةً" یعنی یه جھوٹ، باطل، شک، نفاق اور گمراھی سے پاک اور منزه ھیں ، قتاده نے کہا: یعنی باطل سے پاک اور منزه ھیں، (تفسیر قرطبی: 142/29) ، "رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ " محمد الله کے رسول ، "صُحُفًا مُّطَهَّرَةً" باطل سے پاک اور صاف صحیفے، یه "بَيِّنَة " ایسا رسول اور پیغمبر جو الله کی طرف ےبھیجا گیاتھا، که وہ با قاعدگی سے پاک اور صاف صحیفےاور پیغام پڑھے۔

لغت کے اعتبار سے صحیفے لکھے ہوئے اوراق کو کہتے ھیں، لیکن قرآن عظیم میں یه لفظ اصطلاح کے طور پر ان کتابوں کے لیے استعمال ھواھے جو پیغمبروں پر نازل ھوئی ھیں، اور خالص صحیفے سے مراد وہ صحیفے ھیں جوھرقسم کے جھوٹ، ھرقسم کی گمراھی اور ھرقسم کی اخلاقی آلودگی سے پاک ھوں ۔

تفهیم القرآن کے مفسرلکھتے ھیں: که اس موضوع کی پوری اھمیت اس وقت شروع ھوتی ھے جب کوئی شخص قرآن مقدس کے ساتھ ساتھ دیگر مذاھب کی کتابوں کا بھی مطالعه کرتاھے اور ان میں موجود مضامین جو که حقیقت اورعقل دونوں کے خلاف ھیں، اور اخلاقیات کے لحاظ سے انتهائی نچلے درجه میں قرارپاتےہیں، ان کے مطالعه کے بعد جب انسان قرآن پڑھتاھے تو سمجھ لیتاھے قرآن کتنی پاکیزہ اور عظمت والی کتاب ھے (تفهیم القرآن)۔

فِیۡهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ۝۳	جن میں لکھے ہوئے مضبوط احکام ھیں

ان میں لکھے ہوئے پخته، راست اور درست احکام ھیں، یعنی : ان صحیفوں میں ایسی آیات اور احکام ھیں جو حق اور انصاف کی بات کرتے ھیں، وہ احکام جو حق کو باطل سے جداکرتے ھیں اور ھدایت اور بھلائی کی طرف لوگوں کی رھنمائی کرتے ھیں: که یه حسی طور پر بھی پاکیزہ ھے، یعنی پاک انسان ہی اسے چھوسکتاہے، اور روحانی ، لفظی اور معنی کے لحاظ سے بھی مطهر اور پاک ھیں ۔

عالم مفسر احمد بن محمد صاوی لکھتے ھیں: "صحف" سے مراد وہ اوراق ھیں جن پر قرآن لکھا گیاھے، اور "کتب" سے مراد وہ احکام ھیں جو ان میں لکھے گئے اور قائم ھیں، اس لیے فرمایا: "كُتُبٌ قَیِّمَةٌ " کیونکه قرآن تمام پهلی کتابوں کا ثمر خلاصہ اور نتیجه ھے،(حاشیة الصاوی علی تفسیر الجلالین :342/4)۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

"قَيِّمَةٌ " یعنی: درست ، سیدھا، مضبوط اور قائم که جس میں حق سے کوئی کجی یا انحراف نہیں ھے، بلکه جو کچھ اس میں ھے وہ راستی ، ھدایت اور حکمت ھے، "كُتُبٌ قَيِّمَةٌ " سے مراد وہ صحیفے اور منصوبے ھیں جو وقت گذرنے کے باوجود اعتبارسے محروم نہیں ہوئے، اپنی طاقت اور اصلیت سے محروم نہیں ہوئے، لیکن بدقسمتی سےاھل کتاب اس مقدس کتاب کے شرف نزول پانے کے بعد بھی ایمان نہیں لائے اور اسے انہوں نے جھٹلایا۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَٰبَ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝٤	اور وہ لوگ جنھیں کتاب دی گئی، جدا جدا نہیں ہوئے مگر اس کے بعد که ان کے پاس کھلی دلیل آگئی

اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی وہ منتشر نہیں ہوئے ، یہاں تک که آگئ ان پروھی ظاھر کرنےوالی، یعنی وہ لوگ حق کے واضح ہونے اور راہ حق کے ظاھرھونے ، یعنی نبی کریم صلی الله علیه وسلم کی بعثت کے بعد انہوں نے سچے دین کے معاملے میں آپس میں اختلاف کیا، اور کچھ ان پر ایمان لائے اور کچھ کافرھوئے، جب که ان کا فرض تھا که خدا کے دین اور اس کے نبی کے پیروی کرتے (جو که تصدیق کرنے والاھے ان کی کتابوں کا) اور ایک ھی طریقے اور راستے پر قائم رھے، لیکن جب رسول الله صلی الله علیه وسلم کا ظهور ھوا او رکتاب مقدس نازل ھوئی تو انھوں نے ایک دم اپنا موقف بدل لیا اور خدا کے دین میں اختلاف کرنے لگے۔

مفسر ابوسعود نے اس آیت مبارکه کی تفسیر میں کہاھے که: یه آیت خاص طور پر اھل کتاب کی سرزنش کرتی ھے اور ان کے جرائم کو سخت اور سنگین بتاتی ھے، اور وہ یه که ان کا اختلاف حالات کے واضح ہونے اور ھرقسم کے عذر اور بہانے ختم ہونے کے بعد ھواھے ۔

"وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَٰبَ " اھل کتاب یہودی اور عیسائی منتشر نہیں ہوئے ، " إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ " مگر بعد اس کے که واضح ثبوت یعنی محمد اور الله کی کتاب ان کے پاس آئی ، رسول الله صلی الله علیه وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے یہودی کھتے تھے، ایک پیغمبر نبی آخر الزمان کے نام سے ظاھر ھوگا، اھل کتاب میں اس نبی کے ظهور پر اتفاق تھا، لیکن جب رسول اللہ صلی الله علیه وسلم کاظھور ھوا تو یه دوگروھوں میں بٹ گئے: ایک گروہ آپؐ کی نبوت پر ایمان لایا اور آپ کا پیروکار بنا، جیسے: عبدالله بن سلام اور اس کے ساتھی، اور دوسرے گروہ نے کفر کیا اور بینه کو قبول نہیں کیا، اور اپنی گمراھی اور ضد وعناد کی وجه سے تقسیم ھوگئے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

اس موقع پر یہ بھی کہا جاسکتاہے کہ یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی اور اطمینان کے لیے بھی ھے، یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تقسیم آپ کو غمزدہ نہ کرے، کیونکہ اس تفرقہ کی اصل منشأ اوردلیل ثبوت کی کمی نہیں ، بلکہ اس کی اصل وجہ ضدوعناد ھے جوکہ اھل کتاب کی ایک پرانی عادت ھے۔

حدیث مبارک میں آیاھے کہ: یہودی ایکھتر(۷۱) فرقوں میں اور عیسائی بہتر(۷۲) فرقوں میں بٹ گئے تھے، عنقریب میری امت تہتر(۷۳)فرقوں میں بٹ جائے گی، وہ سب کے سب جھنم میں ھوں گے سوائے ایک فرقه کے ، صحابه کرام نے عرض کی: یارسول اللہ ! وہ ایک فرقه کونسا ھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ھوں گے جو میرے اور میرے صحابه کے نقش قدم پر ھوں گے ۔

وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ ۝ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَذَٰلِكَ دِينُ ٱلْقَيِّمَةِ ۝	اور انھیں اس کے سوا حکم نھیں دیاگیاکه وہ اللہ کی عبادت کریں، اس حال میں که اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے، ایک طرف ھونے والے ھوں اور نمازقائم کریں اور زکوۃ دیں اور یھی مضبوط دین ھے

"وَمَآ أُمِرُوٓا۟" انہیں حکم نھیں دیاگیاتھا سوائے اس کے که اللہ کی عبادت کریں، اللہ عبادت کے لیے واسطه نھیں چاھتا، چاھے یه واسطه بت ھو یا فرشتہ یا انسان، "مُخْلِصِينَ" اخلاص کے ساتھ، صرف میرے (اللہ) کے لیے "حُنفاء" انھوں نے تمام ادیان کو چھوڑ کر اسلام کی طرف رجوع کیا، توحید کے دین اور اکیلے اللہ کی عبادت، خالص اور سچا دین، بغیر کسی واسطے کے، "دِينُ ٱلْقَيِّمَةِ" صحیح اور درست دین، قیمتی دین، "يُقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ" نماز اس طریقے سے ادا کریں، جس طرح خدا نے ان کوحکم دیاہے، یعنی نمازوں کے اوقات میں، ان کے آداب اور ارکان کا لحاظ کرتے ھوئے که: تمام ادیان میں یه حکم موجود تھا، (اللہ کے حق کے طور پر) ، "يُؤْتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ" یعنی: وہ مالی زکوۃ جو اللہ تعالی نے ان پر فرض کی ھے ، چاھیے که وہ مال غریبوں اور مسکینوں کی ضروریات پوری کرنےکے لیے ادا کریں (لوگوں کے حقوق کے طور پر) وہ دین جو سچا، مستحکم اور سیدھاھو اور بندے کو خدا کی رضا کی طرف لے جائے اور اللہ کے غضب سے دور رکھے، یھی خالص دین اسلام ھے، "وَذَٰلِكَ دِينُ ٱلْقَيِّمَةِ" اور یھی مضبوط دین ھے، یعنی وہ دین جو اخلاص کے ساتھ خدا کی عبادت کرنے اس کے علاوہ کےتمام باطل معبودوں کو چھوڑنے ، نمازوں کو ان کے اوقات

(c) ketabton.com: The Digital Library

میں ادا کرنے، اور محتاج بندوں کو زکوۃ ادا کرنے کا پیغام دیتاھے، یہ خدا کا واحد مضبوط اورمستحکم دین ھے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿٦﴾	اھل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفرکیا، وہ جھنم کی آگ میں ھوں گے، اس میں ھمیشہ رھنے والے ھیں، یھی لوگ بدترین مخلوق ہیں

بلاشبہ مشرکین میں سے جن لوگوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ھونے کے بعد کفرکیا، اور ان کے ساتھ ساتھ مشرکین بھی بالآخرجھنم کی آگ میں ھوں گے، وہ اس میں ھمیشہ رھیں گے، نہ اس سے نکل سکیں گے ، اور نہ اس میں مریں گے، یھی لوگ بدترین مخلوق ھیں، یعنی: یہ خدا کے پیدا کی ہوئی بدترین مخلوق ھے، کیونکہ انھوں نے حسد اور سرکشی کی بنا پر حق کو چھوڑ اھے۔

"إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا" جنھوں نے اسلام، پیغمبر اسلام اور کتاب کا انکار کیا، وہ یھودی اور عیسائی ھیں ، "أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ" وھی بدترین مخلوق ھیں، اگر اس تعبیر پر کہ "وہ بدترین مخلوق ھیں" توجہ دیں تو ھمیں معلوم ھوگا کہ یہ ایک انتھائی چونکا دینے والی تعبیرھے، جس سے معلوم ھوتاھے کہ تمام جاندار اور غیر جاندار مخلوقات میں سے مردود تر اور زیادہ حقیر ان لوگوں سے زیادہ کوئی نھیں ھے، جنھوں نے حق کو واضح ھونے اور دلیل کے مکمل ھونے کے بعد سیدھا راستہ چھوڑکر گمراھی میں قدم رکھا ۔

امام فخرالدین رازی فرماتے ھیں: اگر سوال کیاجائے کہ کافروں کے لیے، فعل کا صیغہ "كَفَرُوا" اور بت پرستوں کے لیے اسم فاعل "وَالْمُشْرِكِينَ" کا جملہ کیوں استعمال ھوا ھے؟ تو جواب میں کھاجائے گا: تا کہ یاد دھانی ھوجائے کہ اھل کتاب شروع میں کافرنھیں تھے، بعثت سے قبل نبی کی تصدیق کرتے تھے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ھونے کےمعترف تھے، لیکن بعد میں وہ بعثت کا انکار کرنے لگے، جبکہ ان کے برعکس مشرکین ابتداھی سے بتوں کی پوجا کرتے تھے، قیامت اور حشرکے دن کا انکار کرتے تھے ۔

"أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ " کا فرمان، حصر کا معنی دیتاھے، چونکہ وہ چوروں سے بدترھیں، اس لیے انھوں نے اللہ کی کتاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کوچھپایا، اور وہ ڈاکوؤں اور رہزنوں سے بدترھیں، کیونکہ حق کے راستے کو مخلوق خدا پر بند کردیا (تفسیر کبیر: 49/31) .

اگر کوئی انسان اللہ تعالی کا محبوب اور پسندیدہ بنناچاہتاہے تو اس کو چاھیے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صحیح فرمان کے مطابق عمل کرے،

(c) ketabton.com: The Digital Library

جس میں بیان ہواہے کہ ایک دن ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کی کہ: " يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ج: ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللَّهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ" [ابن ماجه: 4102] حکم البانی : حسن.

"اے اللہ کے رسول ! مجھے کوئی ایساعمل بتائیں جسے میں کروں تو اللہ تعالی بھی مجھ سے محبت کرے، اور لوگ بھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی رکھو، اللہ تمہیں محبوب رکھے گا، اور جوکچھ لوگوں کے پاس ھے اس سے بے نیاز ھوجاؤ، تولوگ تم سے محبت کریں گے" اس لیے اگرھم اللہ کے پیارے بننا چاھتے ھیں تو دنیا ھمارے دلوں میں بسنی نھیں چاھیے: " وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا" (سوره قصص:77) "اور اپنا حصه دنیاسے نه بھول)۔

اس آیت مبارکه میں "اھل کتاب" کومشرکین پر مقدم رکھنے کی وجه یه بھی ھوسکتی ھے که انکے پاس آسمانی کتاب، علماء ، اور مذھبی رہنما موجود تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کی نبوت کی نشانیوں کا ذکر بھی ان کی کتابوں میں واضح طور پر موجودتھا، اس لیے ان کی طرف سے محمدؐ کی مخالفت اور بھی بدترھے ۔

اور "شَرُّ الْبَرِيَّةِ " سے مراد وہ لوگ ھیں جو اسلام کے منکرھیں، (اگرچہ اھل کتاب میں سے ھوں یا مشرکین میں سے) اس آیت مبارکه میں أشقیاء یعنی بدبختوں کے گروہ کا ذکر ھے، درج ذیل آیت میں نیک لوگوں کے مقام و مرتبہ کا تذکرہ ہے جیساکه فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ○ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ○	جولوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کیے، وہ یقینًا بھترین مخلوق ھیں

یعنی: وہ لوگ جو سچے دل سے ایمان لائے اور خلوص دل سے عملی عبادت کی، تویه بھترین لوگ اور سب سے افضل مخلوق ھیں، جو لوگ اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیه وسلم پر ایمان لائے اور خلوص کے ساتھ رب تعالی کی عبادت کی، نماز قائم کی ، زکوۃ ادا کی، اور اللہ تعالی کے امر اور نھی پر عمل کیا تو پھریہ لوگ :"أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ" وہ بھترین مخلوقات میں سے ھے۔

یعنی تمام اعمال صالحہ میں سرفہرست نماز کی صورت میں اللہ سے تعلق کی اصلاح، اور زکوۃ کی ادائیگی کی صورت میں مخلوق کے ساتھ تعلق کی اصلاح، اگر یه دونوں اقدام صحیح طریقے سے کیے جائیں تو باقی اعمال صالحه میں آسانی ھوگی، کیونکه بقیه اعمال صالحه اللہ تعالی کے ساتھ انسان

(c) ketabton.com: The Digital Library

کے تعلق کو استوار کرنے اور مضبوط کرنے کی سمت میں ھیں جو نماز پڑھنے کے وقار اور مرتبے میں رکھے گئے ھیں یه آیت کسی خاص شخص کو مخاطب نهیں کرتی، بلکه جمع کا صیغہ آیاھے که اس سے مراد وه تمام لوگ ھیں جو ایمان لائے ھیں اور نیک عمل کرتے ھیں (یعنی نماز، روزه ، زکوة اور دیگر دینی احکام کی پابندی کرتے ھیں اور ممنوعات سے اجتناب کرتے ھیں) وه الله تعالی کے بهترین مخلوقات میں سے ھیں، یعنی : بهت سے لوگ جو اسلام جیسے مقدس دین، قرآن کریم اور رسول الله صلی الله علیه وسلم پر ایمان رکھتے ھیں، اور پھر نیک عمل کرتے ھیں، وه ان شاء الله "خَيْرُ الْبَرِيَّةِ " کا حصه ھیں .

عالم اسلام کے مشهور مفسر امام ابن کثیر رحمه الله دوآیات "6 اور 7" کی تفسیر میں فرماتے ھیں: خدا تعالی حق سے منه موڑنے والوں کے انجام کی خبردیتاھے، اھل کتاب منکرین اور مشرکین میں سے جو الله کی کتاب، قرآن اور اس کے بھیجے هوئے انبیاء کی مخالفت کرتے ھیں، ان کا ٹھکانہ قیامت کے دن ابدی آگ جهنم ھے، یعنی وه اس میں رھیں گے اوروھاں سے نهیں نکلیں گے، اور ان سے جهنم کی آگ نهیں هٹائی جائے گی، اور یه خدا کی مخلوقات میں بدترین مخلوق ھیں، پھر الله تعالی صالحین اور ابرار کی حالت سے آگاه فرماتاھے، جو دل سے ایمان لائے ھیں، اور وه اپنے اعضاء کے ساتھ نیک اعمال انجام دیتے ھیں، تو وه بهترین مخلوق ھیں .

نیز مفسر اسلام امام طبری رحمة الله علیه آیت:" 6 اور 7" کی تفسیر میں فرماتے ھیں؛ جن لوگوں نے الله اور اس کے رسول کے ساتھ کفرکیا اور آپ کی نبوت کا انکار کیا، یهود، مشرکین، اور عیسائیوں میں سے وه سب "فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَآ۟ ۚ " همیشه جهنم کی آگ میں هوں گے، اس سے کبھی نهیں نکلیں گے، اور کبھی بھی ان کو موت نهیں آئے گی، "خَيْرُ الْبَرِيَّةِ " احادیث نبوی میں: اس جملے "خَيْرُ الْبَرِيَّةِ" کی مثال کے بارے میں محدثین نے متعدد احادیث نقل کی ھیں: ان میں سے ایک حدیث کی سند صحیح ھے، جبکه دوسری احادیث کی اسناد ضعیف ھیں، یا ان پر بھروسه نهیں کیا جاسکتا، اس سلسلے میں جو صحیح حدیث نقل کی گئی ھے وه ہے جو امام مسلم نے اپنی صحیح میں انس بن مالکؓ سے روایت کی ھے که کها: " جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيرَ الْبَرِيةِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيهِ السَّلَام» صحیح مسلم" (4367). ایک شخص رسول الله صلی الله علیه وسلم کے پاس حاضر هوا اور کها: "يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ "

(c) ketabton.com: The Digital Library

اے مخلوقات میں سے بہترین انسان !"آپ صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: وہ تو ابراهیم علیه السلام هیں " (یعنی یه ان کا لقب هے) یه حدیث صحیح هے، امام مسلم کے علاوہ بهت سے محدثین نے اسے روایت کیا هے، جیسے سنن أبی داود: (4672) اور علامه البانی اسے اپنی "صحیح أبی داود" میں لائےهیں، اور سنن ترمذی میں لائے هیں، اور مسند احمد میں (12361 اور 12440) اور معجم الأوسط طبرانی (1436) اور "مسند ابی یعلی الموصلی: (3842) امام بیهقی نے بهی "دلائل النبوة" میں اسے نقل کیاهے (نبی کریم صلی الله علیه وسلم کی یه بات تواضع کی دلیل هے) ۔

جَزَآؤُهُمۡ عِندَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِىَ رَبَّهٗ	ان کا بدله ان کے رب کے هاں همیشه رهنے والے باغات هیں جن کے نیچے نهریں بهتی هیں، وہ ان میں همیشه رهنے والے هیں ، الله ان سے راضی هوگیا اور وہ اس سے راضی هوگئے، یه اس شخص کے لیے هے جو اپنے رب سے ڈرگیا

"جَزَآؤُهُمۡ" ان کا تحفه جنت هے، جس میں وہ همیشه رهیں گے، "جَنّٰتُ عَدۡنٍ" ایسے باغات جهاں قیام مستقل هے، "عَدۡنٍ" دائمی اور مستقل رهائش، ابدی ، "رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ" اور ثواب اور بدله کی وجه سے وہ بهی الله سے راضی هیں، جنت کے باغوں کے درختوں کے نیچے بهتی نهریں هیں جو هموار اور هرطرف بغیر باڑ کے بهتی هیں اور هرطرف پهیلی هوئی هیں ۔

جنت میں چار نهریں بهتی هیں :

1 - پانی
2 - دودھ
3 - شهد
4 - صاف مشروب

جنت میں کسی کو کوئی رنج وغم، پریشانی، بیماری نهیں هوگی، اور هرشخص یه محسوس کرےگا که وہ بهترین نعمتوں میں هے، کوئی حسد ،بغض اور کینه موجود نهیں هوگا، الله تعالی جنت والوں پر نعمت پوری کرنے کےبعد انهیں بلائےگا۔ اور فرمائےگا: کیا تم راضی هو؟ جنتی جواب دیں گے: هاں هم مطمئن اور راضی هیں (1) الله تعالی کهےگا: میں بهی تم سے راضی هوں اور رب کے چهرے سے پردہ هٹ جائے گا، (2) اور جنتی لوگ ، الله تعالی کو چودهویں کے چاند کی طرح دیکهیں گے، (3) یه ان لوگوں کا اجر هے جو الله سے ڈرتے تهے، اور اس کی اس طرح عبادت کرتے تهے گویا که وہ اسے دیکهتے

(c) ketabton.com: The Digital Library

ہیں اور گناہ نہیں کرتے تھے، اگر مجموعی طور پر ہم سورۃ البینۃ کی تفسیر پر توجہ دیں ، جیسا کہ ہم نے شروع میں کھاتھا، یہ سورہ زیادہ تر اہل کتاب کی مذمت اور سرزنش کرتی ھے، اہل کتاب میں سے وہ لوگ جو سورۃ البینۃ کے نزو ل کے بعد اپنے دین اور مذہب پر قائم رھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا، انہیں بدترین مخلوق کہا اور ان میں سے جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو بہترین مخلوق قرار دیا۔ اس سورہ مبارکہ کی آخری آیت مؤمنین کی دائمی، ابدی اور ھمیشہ رھنے والی درج ذیل چارصفات کی طرف اشارہ کرتی ھے:

الف: خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ہونا۔

ب: جَنّٰتُ عَدْنٍ، (ہمیشہ کی جنتیں) جن کے نیچے سے نھریں بھتی ھیں۔

ج: ان کی ابدیت اس پرامن جگہ پر .

د: خدا تعالی ان سے راضی اور وہ اس کی نھایت مھربانی اور عمومی رحمت سے راضی (توبہ: 72) ،(رعد: 23)، (نحل: 31) .

مذکورہ احادیث کا اختتامیہ

1 - "«إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لاَ نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: أَلاَ أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلاَ أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا" (بخاری: 6549 ارو (7518) (ومسلم: 2829). "اللہ تعالی اھل جنت سے فرمائے گا کہ اے جنت والو! جنتی جواب دیں گے ہم حاضر ھیں اے ھمارے پروردگار ! تیری سعادت حاصل کرنے کے لیے، اللہ تعالی پوچھے گا کیا اب تم لوگ خوش ھوئے؟ وہ کھیں گے کیا اب بھی بھلا ھم راضی نہ ھوں گے، کیونکہ اب تو ، تونے ھمیں وہ سب کچھ دے دیا، جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا، اللہ تعالی فرمائے گا کہ میں تمھیں اس سے بھی بھتر چیز دوں گا، جنتی کھیں گے اے رب! اس سے بھتر اور کیا چیز ھوگی؟ اللہ تعالی فرمائے گا کہ اب میں تمھارے لیے اپنی رضامندی کو ھمیشہ کے لیے دائمی کردوں گا یعنی اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ھوں گا" .

2 - " إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ "لمسلم: 181) ترجمہ:" جب جنت والے

(c) ketabton.com: The Digital Library

جنت میں داخل هوجائیں گے، (اس وقت) الله تبارک وتعالی فرمائے گا تمهیں کوئی چیزچاهیے جو تمهیں مزید عطاکردوں؟ وه جواب دیں گے: کیا تونے همارے چهرے روشن نهیں کیے! کیا تونے همیں جنت میں داخل نهیں کیا اور دوزخ سے نجات نهیں دی؟ آپ صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: " چنانچه اس پر الله تعالی پرده اٹھائے گا تو انهیں کوئی چیز ایسی عطانهیں هوئی هوگی جو انهیں اپنی رب عزوجل کے دیدار سے زیاده محبوب هو".

3 - "كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ، فَنَظَرَ إِلَى القَمَرِ لَيْلَةً - يَعْنِي البَدْرَ - فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ، كَمَا تَرَوْنَ هَذَا القَمَرَ، لاَ تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا. ثُمَّ قَرَأَ: " وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ وَقَبْلَ ٱلْغُرُوبِ" [ق: 39]، [بخاری: 554 و 573 و 4851 و 7434 و 7436 مسلم: 633] . "هم نبی کریم صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں موجود تهے آپ صلی الله علیه وسلم نے چاند پرایک نظر ڈالی پهر فرمایا که تم اپنے رب کو (آخرت میں) اسی طرح دیکھوگے جیسے اس چاند کو اب دیکھ رهے هو، اس کے دیکھنے میں تم کو کوئی زحمت بهی نهیں هوگی، پس اگر تو ایسا کرسکتے هو که سورج طلوع هونےسے پهلے والی نماز (فجر) اور غروب سے پهلی نماز(عصر) سے تمهیں کوئی چیز روک نه سکے تو ایسا ضرور کرو، پهر آپ صلی الله علیه وسلم نے یه آیت تلاوت فرمائی که، ترجمہ:"پس اپنے مالک کی حمد وتسبیح کرسورج طلوع هونے اورغروب هونےسے پهلے" ، (اور نماز قائم کرو).

اے همارے پروردگار! همارے دلوں کو شک وشبه سے پاک کر، هماری آنکھوں کو روشن کردے اور هماری بصارت کو اتنا بڑھادے که هم تیرے سوا کسی اور کی خواهش نه کریں اور تیرے سوا کسی سے نه ڈریں— آمین یا رب العالمین- .

خشیت کیاهے ؟

"خشیت" اس ڈر اور خوف کو کهاجاتاهے ، جو تعظیم اور عظمت کی بنیاد پر هو، "خشیت" حقیقی سعادت او ربندگی کے اعلی درجات تک پهنچنے کا معیار هے، جو اس صفت سے محروم رهے گا وه گناه او رعصیاں سے باز نهیں آئے گا، اور اسی میں گم هوجائے گا، (روح المعانی).

اس مبارک آیت میں واضح طور پر بتایاگیاهے که جنت اهل خشیت کے لیے هے،

"ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ" ایک اور آیت کهتی هے : که صرف علماء اهل خشیت میں سے هیں، " إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَٰٓؤُا۟ ○" پس جنت علماء کے لیے هے، دوسری

(c) ketabton.com: The Digital Library

طرف هم جانتے هیں که تمام علماء اور اهل علم جنتی نهیں هیں، کیونکه قرآن کریم نے اهل جهنم کی اکثریت ان لوگوں کو کهاهے جو علم ومعرفت کے بعد گمراه هوگئے تھے "وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ" (سوره جاثیه: 23) اور یه بهی که تمام ناخوانده اور اَن پڑھ لوگ جهنمی نهیں هیں، پس وه علم جو "خشیت" کا سبب بنتاهے، وه جنت میں لے جانے کا بهی سبب بنے گا، یه اصطلاحی علم نهیں هے، بلکه اس کا مطلب فطری اور الٰهی فهم هے جو دل کی روشنی کا سبب بنے۔

محبت اور خوف سے الله کی عبادت کرنا

بعض صوفیا مسلمان کهتے هیں که هم صرف الله کی محبت کے لیے عبادت میں مشغول هیں، یه عقیده عمومًا گمراه صوفیاء کے منهج سے آیاهے، اور یه طریقه خود ساختہ هے، کوئی شک نهیں هے که خدا کی محبت سب سےبڑا درجه هے عبادت کے درجات میں ، لیکن مکمل عبادت نهیں هے، اهل سنت کا منهج یه هے که خدا کی عبادت، محبت، خوف ، امید اور ڈر پر مبنی هو (رجاء اور خشیت) اور تمام عبادات کے بارے میں الله تعالی فرماتاهے:"اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً ۝ " (سوره اعراف: 55). ترجمه:" اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے هوئے اورچپکے چپکے " ۔

اور اپنے انبیاء کے بارے میں فرمایا: "اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَيَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوۡا لَنَا خٰشِعِيۡنَ ۝٩٠ " (سوره انبیاء : 90) ترجمه: "یه لوگ نیکی کے کاموں میں دوڑ دُھوپ کرتے تھے اور همیں رغبت اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے ، اور همارے آگے جھکے هوئے تھے" ، اور فرمایا: "يَخَافُوۡنَ رَبَّهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ وَيَفۡعَلُوۡنَ مَا يُؤۡمَرُوۡنَ ۝٥٠ ۩ " (سوره نحل: 50) ترجمه :"اپنے رب سے جو ان کے اوپرهے، ڈرتے هیں اور جو کچھ حکم دیاجاتاهے اسی کے مطابق کام کرتے هیں" اسی طرح کی دیگر آیتیں جو اس بارے میں نازل هوئی هیں ۔

کافر اور مشرک کے درمیان فرق

لغوی اصطلاح میں لفظ "کافر" كَفَرَ سے ماخوذ هے ، جس کا مطلب هے "ڈھانپنا " ؛ چونکہ "کافر" یعنی ڈھانپنے والا، ایمان کی حقیقت کو اپنے باطل عقیدے سے ڈھانپتاهے، اس لیے اسے کافرکہاجاتاہے، لغوی اصطلاح میں: مشرک کا لفظ "شرک" سے ماخوذ هے، کیونکه ایک مشرک آدمی کسی دوسرے کو خدا کی عبادت میں شریک کرتاهے ۔

امام نووی صحیح مسلم کی شرح میں کهتے هیں: مشرک او رکفر کےایک معنی بهی هوسکتے هیں، اور دو الگ الگ معنی بهی ممکن هیں، شرک خدا کی

(c) ketabton.com: The Digital Library

عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ بتوں یا دوسری مخلوقات کی عبادت کرنابھی ھے، جیسے کفارقریش، پس یهاں کفر کامعنی زیاده عام ھے به نسبت شرک کے ۔

کفر کی دوقسمیں ھیں

1 - چھوٹا کفر جیسے مسلمان سے لڑائی کرنا، اگرچه اسے کبیره گناهوں میں شمارکیاجاتاھے ، لیکن یه مسلمان کو دائره اسلام سے خارج نهیں کرتا، رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "سباب المسلم فسوق و قتاله کفر" (مؤمن کوگالم گلوچ کرنا فسق ھے اور اس سے جنگ کرنا کفرھے) چنانچه رسول الله صلی الله علیه وسلم نےمسلمان سے جنگ کو کفر قرار دیا، لیکن یه کفر دائره اسلام سے خارج نهیں کرتا ۔

2 - بڑا کفر ، جیسے احکام الهی کا انکار کرنا وغیره، یه کفر انسان کو دائره اسلام سے خارج کردیتاھے.

شرک بھی دوقسم کا ھوتا ھے:

1 - چھوٹا شرک جیسے: دین میں ریا اور دکھلاوا ، لیکن ریا کار اسلام کے دائرےسے خارج نهیں ھوتا، نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "انّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الأَصْغَرُ قَالُوا يا رَسُولَ اللَّهِ: وَمَا الشِّرْكُ الأَصْغَرُ قَالَ: الرِّيَاءُ" (روایت احمد رقم 27742) ترجمہ: درحقیقت جس چیزکا مجھے تم لوگوں پر سب سے زیاده ڈرھے وه شرک "اصغر"ھے ، انهوں نے عرض کیا: اے الله کے رسول! شرک اصغر کیاھے؟ فرمایا: ریاء اور دکھلاوا ۔

2 - شرک اکبر جیسے الله کے ساتھ بتوں اوردیگر مخلوقات کی عبادت کرنا، که یه شرک انسان کو دائره اسلام سے خارج کردیتاھے، یہ کهه سکتےھیں که ایک کافر مشرک ھے ، اور ایک مشرک کافر، کیونکه رب تعالی قرآن کریم میں اهل کتاب (یهود ونصاری) کو کافر کهه کرفرماتے ھیں: "اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ۝ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝۶ " (بينه : 6) ترجمه: " اهل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفرکیا، وه جهنم کی آگ میں هوں گے، اس میں همیشه رهنے والے هیں، یهی لوگ بدترین مخلوق ہیں"

اور سوره توبه انهیں مشرک کها گیاھے: "وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ۝ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ ۝ يُضَاهِــــُٔـوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ ۝ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۡ ۝ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۳۰ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ ۝ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ ۝ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۳۱ " (سوره توبه:30 - 31)

(c) ketabton.com: The Digital Library

ترجمه:" اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں مسیح خدا کے بیٹے ہیں، یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں پہلے کافر بھی اسی طرح کی باتیں کہا کرتے تھے، یہ بھی انہیں کی ریس کرنے لگے ہیں، خدا ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں، انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو الله کے سوا خدا بنالیا ، حالانکہ ان کو یہ حکم دیاگیا تھا کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے"۔

پس مشرک کافر هے، کیونکه مشرک نے بھی خدا کی حقانیت اوروحدانیت کو شرک سے ڈھانپ دیاهے، اور ایک کافر مشرک هے، کیونکه اس نے اپنے مزاج، خواهش اور ضمیر کو خدا بنالیاهے، اور خدا کے بجائے اس کی عبادت کرتاهے، خدا تعالی فرماتاهے: "اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ..... (سورة الجاثية :٢٣)

ترجمه: "بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے" ۔

تواس کے نتیجے میں ، جو شخص جان بوجھ کرلوگوں کے لیے حلال کو حرام یا حرام کو حلال بناتاهے درحقیقت وہ کافر بھی ہے اور مشرک بھی ۔

نواقض اسلام کیا ہے؟ :

اول: سب سے پہلے خدائے واحد کی عبادت میں شریک ٹھہرانا، اور اس کے لیے شریک مان لینا: رب تعالی فرماتے هیں: "مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۝ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ " (سوره المائده: 72).

اور الله تعالی کی عبادت میں شرک میں سے ایک مُردوں سے دعا مانگنا اور ان سے مدد طلب کرنابھی هے، اسی طرح ان کے لیے نذر ماننا، ذبح کرنا اور قربانی کرنابھی هے ۔

دوم: دوسرا وہ شخص جو اپنے اور خدا کے درمیان (وسیلہ) واسطه بنائے، اور اس ثالث سے کچھ مانگے، (یعنی اپنی دعا اس ثالث کی طرف متوجه کردے) اور اس سے شفاعت طلب کرے، اور اس پر بھروسه کرے، علماء ومشائخ کا اجماع اس کے کفر پر هے ۔

سوم: تیسرا وہ جو مشرکوں کو کافر نه سمجھے، یا ان مشرکوں کے کفر میں اس کو شک وشبه هو، یا ان مشرکوں کے مذهب کو صحیح جانے وہ کافر هے ۔

چوتھا: یا کسی کا یه ماننا هو که الله کے رسول کے علاوه کسی دوسرے کی هدایت اور احکامات رسول الله صلی الله علیه وسلم کی دی هوئی رهنمائی اور

(c) ketabton.com: The Digital Library

احکامات سے بهتر هیں، یا یوں کهے: الله کے رسول کے علاوہ کسی دوسرے کا حکم اور فیصله رسول الله صلی الله علیه وسلم کے حکم اور فیصله سے بهترهے، ایسے لوگوں کی طرح جو طوا غیتت کے حکم اور فیصله (کسی ملک کے غیرشرعی قوانین) کو شرعی اور دینی قوانین پر ترجیح دیتے هیں، یه سب کے سب کافرهیں .

پانچواں: وہ شخص جس کو کسی ایسی چیز سے نفرت هو، جو رسول الله صلی الله علیه وسلم کے امت اسلامیه کے لیے انسانی رهنمائی، فیصلے اور قرآن وسنت کے احکام کے لحاظ سے لائے ہوں، اگرچه وہ اس حکم پرعمل کرتاهو، لیکن اگر وہ اس سے نفرت کرتاهے، تو پهربهی وہ کافروں میں شامل هے، خداتعالی فرماتاهے: " ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَرِهُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاَحۡبَطَ اَعۡمَالَهُمۡ ۝٩" (سورہ محمد: 9)

(یه اس لیے که بیشک انهوں نے اس چیزکو ناپسندکیا جو الله نے نازل کی تو اس نے ان کے اعمال ضائع کردیے).

چهٹا: جو کوئی دین اسلام کےکسی حکم یا شعار کا مذاق اڑائے اور تمسخرکرے، وہ دین جو رسول الله صلی الله علیه وسلم الله کی طرف سے لائے هیں، یا اس کے ثواب، أجر اور نیکی اور بدله، جزا و سزا، عذاب کا انکار کرے، اس کی دلیل رب تعالی کا یه قول هے: "وَلَٮِٕنۡ سَاَلۡتَهُمۡ لَيَـقُوۡلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ‌ؕ قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ‏ ۝٦٥ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ‌ؕ اِنۡ نَّـعۡفُ عَنۡ طَآٮِٕفَةٍ مِّنۡكُمۡ نُعَذِّبۡ طَآٮِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ۝٦٦ " (التوبه: 65- 66)

ترجمه:"اگر آپ ان سے پوچهیں تو وہ کہیں گے ہم تو باتیں بنارہے تهے اور کهیل رہے تهے تو آپ (ان سے) کهه دو کیا تم الله اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کررهے تهے ؟ (65) بهانے مت بناؤ، بیشک تم نے اپنے ایمان کے بعد کفرکیا".

ساتواں: جادو اور سحر اور اس میں جوکچھ شامل هے، دوسروں تک پهیلانا، اور اس پرعمل کرنے والایا اس پر راضی هونے والا وہ کافر هوگیا، اس کی دلیل رب تعالی کا یه قول هے: "وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنۡ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوۡلَاۤ اِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَةٌ فَلَا تَكۡفُرۡ‌ؕ " (سورہ بقرہ: 102) (حالانکه وہ دونو ں کسی کو نهیں سکهاتے تهے، یهاں تک که کهتے که هم تو محض ایک آزمائش هیں سوتو کفرنه کر) .

آٹهواں: مشرکوں کی پشت پناهی اور مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرنا، اس کی دلیل رب تعالی کا فرمان ہے: "وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ‏ ۝٥١ " (سورہ المائدہ: 51) (اور تم میں سے جو انهیں دوست بنائے گا تو یقینًا وہ ان میں سے هے، بیشک الله تعالی ظالم لوگوں کو هدایت نهیں دیتا).

(c) ketabton.com: The Digital Library

نواں : جوشخص یہ مانتاھو کہ کچھ بزرگ شریعت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے انحراف کرسکتے ھیں وہ شخص کافر ھے، رب تعالی فرماتاھے:
"وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ۰ وَهُوَفِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۝۸۵ " (سورا آل عمران: 85) (اور جو اسلام کے   علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ھرگزقبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ھوگا)۔
دسواں: خدا کے دین سے منہ موڑنا اور اعراض کرنا، اسلام کو نہ سیکھنا، اور اس پر عمل نہ کرنا، اس کی دلیل رب کا یہ فرمان ہے: "وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا۰ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ۝۲۲ " (سورہ السجدہ: 22) (اور اس سے بڑا ظالم کون ھے جسے اس کے رب کی آیات کے ساتھ نصیحت کی گئی، پھر اس نے ان سے منہ پھیرلیا، یقیناً ھم مجرموں سے انتقام لینے والے ھیں)۔
ان تمام قسم کی مخالفتوں میں مبتلا کسی شخص کے سنجیدہ ھونے یا مذاق کرنے یا ان مخالفتوں کے انجام سے ڈرنے وغیرہ سے کوئی فرق نہیں پڑتا، سوائے اس شخص کےجو مُکرَہ یعنی اس کے کرنے پر مجبور کیاگیاھو، حالانکہ وہ اس برے عمل اور نافرمانی کرنے پر راضی نہ ھو، یہ سب خطرناک چیزیں ھیں جن میں لوگ ممکن ھے کہ مبتلاھوجائیں، اس لیے ھر مسلمان کے لیے لازمی ھے کہ ان سے خود کوبچائے، اور ان گناھوں میں مبتلا ھونے سے ڈرے ان سے اجتناب کرے اور ان سے دوری اختیار کرے۔

انسانی قوانین کو خدائی قوانین پرمقدم اور اس سے بہتر جاننا

ھم نے چوتھے ناقض میں بعض مسائل پربحث کی ھے، لیکن میں مناسب سمجھتاھوں کہ اس موضوع کی وضاحت کے لیے درج ذیل اضافہ شامل کردوں، کوئی بھی شخص یہ مانتاھوکہ ملک کے ریاستی اور سرکاری قوانین جوکہ انسانوں کے بنائے ہوئے ھیں، یہ الٰھی اور آسمانی قوانین سے بہترھیں، یا یوں کھے کہ اسلام کا حکم" 20" بیسویں صدی کے لیے ناقابل موزوں ھے، یا یوں کھے کہ قانون الٰھی (دین اسلام) نقصان کا   سبب ہے   اور ترقی میں رکاوٹ ھے، اور بیسویں صدی کے مسلمانوں کی پسماندگی کا سبب ھے، یایوں کھے کہ دین اسلام صرف خدا ا ور بندے کے درمیان واسطہ اور رابطہ کا ذریعہ ھے، زندگی کےدیگر معاملات سے اس کا کوئی تعلق نہیں ھے، پس جس کسی کا یہ عقیدہ ھو وہ کافر ھے ۔
جوشخص یہ عقیدہ رکھتاھوکہ چور کا ھاتھ کاٹنا اورکسی شادی شدہ زانی عورت یا مرد کو سنگسار کرناموجودہ دور کےلیے ناقابل قبول ھے وہ بھی

(c) ketabton.com: The Digital Library

کافرھے، اس لیے کہ وہ الله کے کلام کے مقابلے میں انسانوں کے کلام کو ترجیح دیتاھے اور اسے بہتر سمجھتاھے، چنانچہ اس کا یہ دعوی باطل ھے اور کفر کا باعث ھے .

جوشخص یه عقیده رکھتاھے که خرید و فروخت اورسزاؤں کے معاملات میں حکم خداوندی کو چھوڑ کر علاوه کسی اور طریقے پر فیصله کرنا جائز ھے، وه کافرھے، اگرچه وه یه نه مانے که یه حکم خدا کے حکم سے بهتر ھے، کیونکه اس عمل اور عقیدے کی رو سے (مسلمانوں کے اجماع کے مطابق) الله تعالی نے جس چیز کو حرام قراردیاھے، اسے وه حلال سمجھتاھے، اور ایسا کام کرتاھے جسے الله تعالی نے حرام قراردیاھے، اور اس کی حرمت واضح اور ظاهرھے، جیسے: زنا، شراب نوشی، سود، قضاء اور قانون الهی کے علاوه پر حکم کرنا، مسلمانون کے اجماع کی روسے وه شخص کافر ھے (عبدالعزیز بن عبدالله بن باز).

لهذا جوبھی مذکوره بالاصورتوں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرتاھے وه کافر هوجاتاھے، البته ایک اهم نکته مد نظر رکھنا ضروری ھے اور وه یه ھے که اگرکوئی اسلام کے خلاف ورزی کرنے والے کام کا ارتکاب کرے تو فورًا اس کی تکفیر نهیں کرنی چاهیے ، بلکه تکفیر کے اصول وضوابط هیں ، اس میں جلد بازی نهیں کرنی چاهیے، که لوگوں کی فوری تکفیر کرنے لگے ، هم ذیل میں تکفیر کی شرائط کا جائزه لیں گے .

تکفیر کرنے میں جلدی نهیں کرنی چاهیے، اور جس شخص کے اسلام کے متعلق یقین حاصل هو تو ہم شک کی بنیاد پر اس سے اسلام نهیں چهین سکتے ، جب تک که اس میں تکفیر کے شرائط مکمل نہ هوچکی هوں، اور اس کی رکاوٹیں نہ هٹائی گئی هوں .

مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کا فرض یه ھے که وه بصیرت اور علم کے ساتھ دوسروں کو خدا کی طرف بلائے ، کسی کوبھی لوگوں کی تقدیر کا فیصله کرنے کا حکم نهیں دیاگیاھے ؛ لهذا جو کوئی اپنی زبان سے شهادتین کهتاھے اور ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرتاھے، ظاهرًا اس پر اسلام اورمسلمان هونے کا حکم هوتاھے، جب تک که اس نے کوئی ایساعمل یا قول نه کیاهو جو اسے دائره اسلام سے خارج کردے، تب تک اسے خارج کرنا جائز نهیں ، اس بات پر قرآن و سنت سے بهی واضح دلائل موجود هیں، اور اس امت کے سلف صالحین کا بهی اس پر اجماع ھے .

1 - ابن عمر رضی الله عنه سے روایت ھے که پیغمبر صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "أَيُّمَا امْرِءٍ قَالَ لِأَخِيهِ يا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ "

(جس نے اپنے بهائی سے کها: اے کافر! تو دونوں میں سے ایک (کفرکے

(c) ketabton.com: The Digital Library

اس (نسبت) کے ساتھ لوٹے گا، اگر وہ ایساهی هے جس طرح اس نے کها (توٹهیک) ورنه یه اس (کهنے والے) پر لوٹ آئے گا)۔
2 - ابوذر ضی الله عنه سے روایت هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: " مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ " (اور جس شخص نے کسی کو کافرکهه کر پکارا یا الله کا دشمن کها، حالانکه وه ایسا نهیں تها تویه (الزام) اس (کهنے والے) کی طرف لوٹ جائے گا)۔
ان آیات اور احادیث کےمطابق جوبهی اپنے مسلمان بهائی کے خلاف بلاوجه لفظ " کافر" استعمال کرتاهے اسے سخت سرزنش کی گئ هے، اور اسے الله کے بارے میں بغیر علم کے بات کرنے پر سخت تنبیه کی گئی هے -

تکفیر سے دوری کے بارے میں سلف کے چند اقوال

امام احمد بن حنبل رحمه الله فرماتے هیں:" درحقیقت قبول کرنا، حرام کرنا، ثواب دینا، سزادینا، تکفیرکرنا، اور فاسق قراردینا یه خدا اور اس کے ر سول کا حق هے، کسی اور کو ایسا حکم لگانے کا حق نهیں هے، لوگوں کو چاهیے که وه عمل کریں جسے خدا اور اس کے رسول نے فرض کیاهے، اور جوکچه خدا اور اس کے رسول نے حرام گرداناهے اسے حرام سمجهیں، خدا اور اس کے رسولؐ جو کچه بتایاهے اس کی تصدیق کریں" -
آیات ، احادیث او رسلف صالحین کے کلام سے هم پر واضح هوتاهے که تکفیر شرعی احکام میں سے هے، جس کا حکم قرآن اور سنت نبوی ﷺ کی طرف لوٹتاهے، اور سلف صالحین کا منهج بهی یهی هے، یه جائز نهیں هے که اپنے اجتهاد ، یا اپنی سوچ اور گمان سے یا صرف اپنی عقل کے فیصلے سے کسی کی تکفیر کرے -
خلاصۂ کلام یه هےکه: ایک مسلمان پر واجب هے که وه اس معاملے میں بغیر علم، معلومات اور قرآن وسنت کی دلیل کے بغیر بات نه کرے، کیونکه کسی کو اسلام میں داخل کرنا یا خارج کرنا یه دین کے سب سے برے امور میں سے هے، اور اس معاملے میں همارے لیے دین کے دیگر امور کی طرح خدا اور رسول کافی هیں، اس لیے عام طور پر اس مسئلے میں حکم دینا دین کے واضح احکام میں سے ایک هے، توهم پرواجب هے که خدا اور اس کے رسول کی پیروی کریں، اور بدعت کی ایجاد سے اجتناب کریں -

تکفیر کے ضابطے ، یا قوانین

واضح ثبوت کے بغیر مسلمانوں کی تکفیر کے معاملے کی حرمت بیان کرنے کے بعد اب همیں تکفیر کے اصول جاننے کی ضرورت هے -

اس معاملے میں همیں دو اهم اور بنیادی اصولوں کا علم هونا چاهیے

1 - وه شخص جس نے کوئی ایسی بات کهی یا عمل کیا جو قرآن وسنت کے

(c) ketabton.com: The Digital Library

نصوص کے مطابق کفر ھے، لیکن موانع کی موجودگی اور شرائط نہ ہونے کی وجه سے اس کی تکفیر کا حکم جاری نہیں کیا جائے گا، اس لیے اگرکسی مسلمان سے کوئی کفریه قول یا عمل سرزد هوجائے تو حجت قائم کرنے اور شک وشبه دور کرنے کے بغیر اس کی تکفیر کا حکم صادر نہیں هوگا اور وه شخص اسلام کے دائرےسے خارج نہیں هوگا ۔
اهل بدعت میں سے، خوارج ، روافض ، قدریه اور جهمیه نے اس قاعدے کی مخالفت کی هے اور وه حجت قائم کیے بغیر اور شبه دورکیے بغیر تکفیر کرتے هیں، بلکه اپنے مخالفین کوکسی قول یا کفریہ عمل کے سزد هوئے بغیر تکفیر کردیتے هیں۔

2 - یه هے که کوئی بهی ایسا گناه جسے کفر کهاجاتاهے کسی شخص کو ائرۂ اسلام سے خارج نہیں کرتا، کیونکه کفر کی دوقسمیں هیں، کفراصغر اور کفراکبر، اس لیے بعض گناهوں کو کفر کهاجاتاهے ، لیکن ساتھ هی یه کسی شخص کو دائرهٔ اسلام سے خارج نہیں کرتے، جیسا که رسول الله صلی الله علیه وسلم کا فرمان هے: "اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ " (لوگوں میں دوباتیں هیں، وه دونوں ان میں کفر (کی بقیه عادتیں هیں: (کسی کے) نسب پر طعن کرنا اور میت پرنوحه کرنا)۔

اهل سنت وجماعت کا اجماع هے که یه دونوں کبیره گناه آدمی کو دائرهٔ اسلام سے خارج نہیں کرتے، بلکه کفرٌ دُون کفر یا کفر اصغر هیں ، ان دواصولوں اور دلائل کے بعد جو اس بارے میں ذکر کیےگئے اب لازمی هے که وه شروط اور موانع جو علماء نے اس بارے میں ذکر کیے ہیں جان لیں۔

تکفیر کی شروط اور موانع

تکفیر کی شرائط کو قرآن وسنت پر پرکھنے اور تحقیق کرنے سے اور اسلام کے نصوص کو مد نظر رکھنے سے ذیل کی صورتیں بنتی ہیں۔

1 - اس سے کفر آمیز عمل یا قول سرزد هوجائے ، خواه وه اسلام کا دعوی کرے ۔

2 - حق کی وضاحت اور اس کے شبہ کو دور کرنے کے لیے اس کے پاس حجۃ اور دلیل پہنچ چکی ہو، اگر یہ حجت اہل علم اور صاحب رائے کا قول ہو تو اس کے پاس ثابت شدہ ہو ۔

3 - بالغ اور عاقل هو۔

4 - نو مسلم ہونے کی وجہ سے لاعلمی کا عذر نہ ہو۔

5 - مجبور نه کیا گیا هو۔

6 - صحرامیں رهنے کی وجه سے علم اوراهل علم سے دور اور بے خبر نه هو ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

حکم تکفیر کے موانع

تکفیر کی شرائط جاننے کے ساتھ موانع تکفیر بھی جاننا ضروری ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1 - جو بات قولی یا عملی کفر کا سبب بنتی هے وه اس میں ظاهر نه هو۔

2 - اس پر کوئی دلیل اورحجت قائم نه هوئی هو، اب یاتو اس کے بلوغ تک نه پهنچنے که وجه سے ، یا اس کے دل میں شبه کی موجودگی کی وجه سے یا اسلامی ملک سے دوری کے سبب لا علمی کا شکار هو ۔

3 - بچه ، پاگل یا ایسا بوڑھا نه هوکه جو نهیں جانتا کہ وه کیا کهہ رہاهے۔

4 - اس چیز سے لاعلمی جن کی وجہ سےحجت قائم کی جاتی ہے ، جیسے که اهل علم میں سے کوئی شخص نه پایاجائے جو اسے دلیل وحجت فراهم کرے، یا یه اپنے اس کفر سے معذور هو، جیسے: وه شخص جو صحرا میں رهتاهو یا ابهی مسلمان هواهو اور اسے شریعت کے احکام علم نه هو۔

5 - کفریه بات کهنے یاکام کرنے پر مجبور هونا، جیساکه خدا تعالی فرماتاهے: "إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ" (سوائے اس کے جسے مجبورکیاجائے، اور اس کا دل ایمان پرمطمئن هو) یه صورتیں تکفیر کے چند احکام،شرائط اور موانع ہیں، جنهیں علماء کرام نے بیان کیاهے، لهذا ان کی پابندی اور ان کو مدنظر رکھنا هرمسلمان پر فرض هے، (اور کسی کی تکفیر میں توقف کرنا ضروری ہے) علم کے بغیر مسلمانوں کے بارے میں حکم لگانے میں اکثر لوگوں کی جلدبازی کی وجه سے فتوای تکفیر لگادیتے ہیں، حالانکہ زمانے میں بہت سے لوگ فتنوں کا شکار اس لیے ہوتے ہیں کہ وہ علماء سے دور ہوتے ہیں یا لاعلمی ہوتی ہے یا ان کے دل میں شک شبہ ہوتاہے، چنانچہ ان کی تکفیر کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔

اس عظیم فتنه سے بچنے کا راسته یه هے که کتاب وسنت کی طرف پلٹ آئیں، اور خدا کی رسی اور قرآن وسنت سے چمٹ جائیں، اور علماء سلف او رمصحلین کی پیروی بهی رهنماهے، عمربن عبدالعزیز کهتے هیں: "رسول الله صلی الله علیه وسلم اور گورنروں اور امیروں نے جو روایات قائم کیں، انہیں مضبوطی سے پکڑنا، خداکی کتاب کی تصدیق کرنا، خداکی اطاعت کی تکمیل اور خدا کے دین کو مضبوط کرناهے، کسی کے لیے یه جائز نهیں هے که اس کو بدلے، اور اس کے مخالف رائے رکھے، جو اس کے ذریعہ هدایت پاتاهے وه هدایت یافته هے ، اور اس کے ذریعے مدد طلب کرتاهے، اس کی مدد کی جاتی هے ، اور جو اس کی مخالفت کرتاهے او رغیر کی راه پر چلتاهے ، خدا نے ا س سے منه موڑلیاهے، اور اسےجهنم میں بهی بهیج دے گا، بهت هی برا انجام هے -

(c) ketabton.com: The Digital Library

اب اگر کوئی کفر کرے اور شرائط پوری هوجائیں، اور اموانع بھی نہ هوں تو اس صورت میں کافر هوگا، اور اسے توبه کرنی چاهیے ، اور اگر توبه نه کرے تو اسے ارتداد کی حد کے طور پرقتل کردیا جائے گا، اور ان احکام کو اسلامی حکمران کے ذریعه انجام دیاجائے، شهریوں کے ذریعه نهیں، اور اگر کوئی شروع سے کافرتھا، اس پر اس ایمان نهیں تھا، تو و ه اصل کافر کهلاتاهے، مسلمانوں کے لیے ضرور ی هے که وه دین کا پیغام اس تک پهنچائیں، اور اس کو الله تعالی سے آگاه کریں، باخبر رکھیں، اور اسے جهنم کی آگ سے ڈرائیں، جو الله تعالی نے کافروں کے لیے تیار کررکھی هے، اور دوسری طرف جنت کی نعمتون کی بشارت دیں ، اور نتیجه الله پر چھوڑ دیں، اور اگر وه ایمان نه لائے تو اس کے ساتھ کافر جیسا سلوک کیا جائے، مثلا: مسلمانوں کا حق یه هے که وه اپنی بیٹیوں اور بیویوں کی شادی کافروں سے نه کریں ، اور کافر ورثا کو وراثت میں حصه نه دیں وغیره ۔

صدق الله العظیم وصدق رسوله نبی الکریم

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library